سوال

ساج افضل ہے؟ 347

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ن لوگ کہتے ہیں حج افراد حج تمتع سے افضل ہے کیونکہ ابو بکرو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منفرد حج کیا پس اگر حج تمتع افضل ہوتا توان کو بھی معلوم ہوتا تو ہم ان لوگوں کو کیا جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

، متعلق ہم کہتے ہیں کہ اس کا بعض حالات میں فضیلت والا ہونا ممکن ہے لیکن ہمارا اس کو اپنا طریقہ بنانا اور اس کو حج قران اور تمتع سے افضل قرار دینا تو اس کی مطلق طور پر کوئی دلیل نہیں ہے اور فی الحقیقت یہ لوگ اپنے مذہب کی تائید میں جھگڑا کرتے ہیں نہ کہ سنت کی مدد کے لیے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"لو استقبلت من أمري ما استدبرت لما سقت الهدي و لجعلتها عمرة"[1]

پنے اس امر (تمتع کے قران سے افضل ہونے) کا پہلے علم ہوتا جس کا مجھے بعد میں علم ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لے کر آتا اور میں اس کو عمرہ بناتا۔"

ابت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج مفرد کیا، کیا وجہ ہے کہ انھوں نے اس بات کو نذر انداز کر دیا۔ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھارا اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو اس کا حکم دیا؟ نیز وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو بھی بھولتے ہیں۔

لحج إلى يوم القيامة، وشبک بين أصابعه"[2]

ر علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ قیامت تک کے لیے عمرہ حج داخل ہو گیا ہے۔"

باطل ہے لیکن ہم قطعی طور پر اس کو غیر مشروع قرار دیتے ہیں اور اسی لیے ہم ہر حاجی کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ حج تمتع کرے پس اگر وہ کسی دوسری قسم کا حج کرنا چاہتا ہے تو حج قران وہ ہے جو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ مقام سے اپنے ساتھ قربانی

لحج إلى يوم القيامة، وشبک بين أصابعه"[3]

ر علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ قیامت تک کے لیے عمرہ حج داخل ہو گیا ہے۔"

ہے اور وہ بات درست نہیں ہے جو بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے مروی ہے کہ تمتع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا اس لیے کہ سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کر کے حلال ہونے کا حکم دیا اور وہ مروہ پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ن سقت الهدي لحللت معکم"[4] میں اپنے ساتھ قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی تمھارے ساتھ عمرہ کر کے حلال ہو جاتا۔"

لیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے ہوئے سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہمارا یہ حج تمتع اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

»، ودخلت العمرة في الحج إلى يوم القيامة."[5]

بلکہ یہ ابدالاباد کے لیے ہے اور قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔" (علامہ ناصر الدین البانی رحمة اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (6802)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

[3]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

[4]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1493) المعجم الکبیر (124/7)

[5] صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف